کنز الایمان پر
غرائب القرآن کے اثرات
مصنف
پروفیسر دلاور خان
مجلس رضا
مرکزی
MARKAZI MAJLIS-E-REZA

کنز الایمان پر
غرائب القرآن کے اثرات

مصنف

پروفیسر دلاور خاں صاحب

مرکزی مجلس رضا، لاہور

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

سلسلہ اشاعت نمبر: ۵۳

نام کتاب	:	کنزالایمان پر غرائب القرآن کے اثرات
مصنف	:	پروفیسر دلاور خاں صاحب
صفحات	:	32
اشاعت	:	مارچ 2021ء
ناشر	:	مرکزی مجلس رضا، لاہور
قیمت	:	-/40 روپے

ملنے کا پتا

دفتر مرکزی مجلس رضا مسلم کتابوی

گنج بخش روڈ، دربار مارکیٹ، لاہور۔ 0321-4477511 / 042-37225605

کنزالایمان پر غرائب القرآن کے اثرات کا مطالعہ

ہر علمی و فنی نثر و نظم میں کچھ ایسے الفاظ مرقوم ہوتے ہیں جو اہلِ زبان کے لیے بھی اجنبی، غیر مانوس اور غیر معروف ہوتے ہیں۔ اگر ہم ولی دکنی، سودا، غالب اور اقبال کی شاعری ہی کو پڑھیں تو باوجود اس کے کہ ہم اُردو روانی سے بولتے، پڑھتے اور لکھتے ہیں پھر بھی ہمیں ان کی شاعری میں کچھ ایسے الفاظ اپنی موجودگی کا پتا دیتے ہیں جو ہمارے لیے عجیب و غریب، غیر مانوس اور اجنبی ہیں اور یہ ہی حال نثر کا بھی ہے۔ کیوں کہ وہ الفاظ ہماری عام بول چال، لکھنے اور پڑھنے میں استعمال نہیں ہوتے کسی نثر و نظم میں استعمال ہونے والے ایسے الفاظ جو اپنی ہیئت اور معنی و مفہوم کے اعتبار سے عام فہم نہ ہوں، غیر مانوس اور اجنبی ہوں، غریب الفاظ کہلاتے ہیں۔ مثلاً اُردو میں مستعمل ہونے والے یہ الفاظ، اوسر، کوتکوں، بھوڑ، ٹنٹ، کڑوڑا، لام، کینڈے، الاؤ تگا، بھبھوکا، بیونتے، بگٹا، دوب اور تھلکی وغیرہ۔

قرآن مجید میں بھی بعض الفاظ ایسے ہیں جو اہلِ عجم کے لیے اجنبی ہیں ہی مگر وہ عرب اہلِ زبان کے لیے بھی غیر معروف، اجنبی اور غیر مانوس ہیں، جو ان کی عام بول چال لکھنے اور پڑھنے میں استعمال نہیں ہوتے وہ تمام الفاظ غریب یا جمع کے طور پر
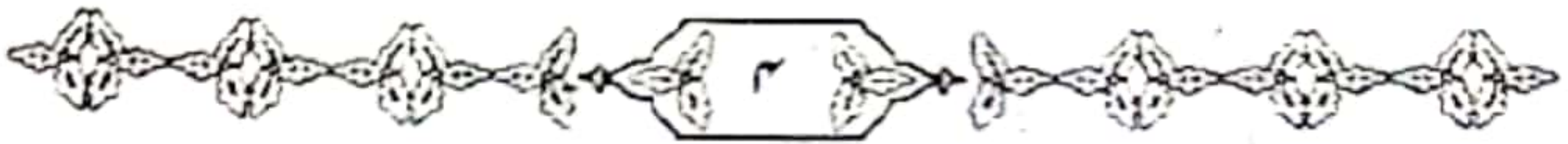
غرائب القرآن کہلاتے ہیں۔ مثلاً قرآن حکیم کی سورہ تکویر میں ہے **فلا اقسم بالخنس الجوار الکنس**۔ ان دو آیات میں ''خنس'' اور ''کنس'' ایسے عربی الفاظ ہیں جو عام عربی زبان میں بول چال، لکھنے اور پڑھنے میں نہیں آتے یہی غرائب القرآن ہیں۔

علامہ جلال الدین سیوطی غرائب القرآن کی معرفت کی ضرورت واہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''جو شخص غرائب القرآن کو معلوم کرنے کی کوشش کرے اسے استقلال سے کام لینا چاہیے اور اہلِ فن کی کتب کی طرف رجوع کرنا ضروری ہے اور ظن سے کام نہیں لینا چاہیے کیوں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم، جو خالص اور مسلم الثبوت عرب باشندے اور زبان دان تھے پھر قرآن بھی انہیں کی زبان میں نازل ہوا تھا۔ اگر اتفاق سے انہیں کسی لفظ کے معنی معلوم نہیں ہوتے تو وہ اپنے قیاس سے اس کے معنی نہیں لگاتے تھے اور خاموش رہ جاتے تھے۔ (الاتقان، ۲، ص ۲۰۸)

آپ غرائب القرآن کی صحیح تفسیر کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

غرائب القرآن کے بارے میں رجوع لانے کے واسطے سب سے افضل وہ باتیں ہیں جو ابنِ عباس رضی اللہ عنہ اور ان کے اصحاب (شاگرد) سے ثابت ہوئی ہیں۔ کیوں کہ انہوں نے جو باتیں بیان کیں ہیں۔ ان سے قرآن کے غریب الفاظ کی تفسیر پوری معلوم ہوجاتی ہے اور ان کی اسناد بھی صحیح ہیں۔ (ایضاً، ۳۱۰)

آپ نے انہی غرائب کو الاتقان فی العلوم القرآن کی چھتیسویں نوع میں جمع کر

دیئے، تفصیل وہاں ملاحظہ کی جاسکتی ہے جب کہ بطور مثال چند غرائب القرآن تحریر کیے جاتے ہیں جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہیں:

(۱) یومنون، یصدقون (وہ تصدیق کرتے ہیں)
(۲) اوتساھا، نترکھا فلانبدلھا (ہم نہ اس کو چھوڑ دیتے اور نہ بدلتے ہوں)
(۳) سریا، ھو عیسی (وہ عیسیٰ ہیں)
(۴) اھل بہ لغیر اللہ ذبح للطواغیت (بتوں کے نام سے ذبح کیے گئے جانور)
(۵) لعنت الزانی (بدکاری)
(۶) قاتلھم لعنھم (خدا کی ان پر لعنت)
(۷) بمطر: بجبار (زبردستی کرنے والا)
(۸) سیطون ایبطشون (قتل کردیتے ہیں)
(۹) ذرأنا خلقنا (ہم نے پیدا کیا)
(۱۰) تسحرون: تکذبون (جھٹلائیں گے)
(۱۱) یدعون: بعیدون (وہ عبادت کرتے ہیں)

غرائب القرآن کی تفہیم کے لیے العزیز نے اپنے شیخ ابوبکر بن الانباری کی مدد سے اس موضوع پر کتاب لکھی جسے انہوں نے مسلسل پندرہ سال کی مدت میں مکمل کیا۔ امام اصفہانی نے مفردات القرآن تالیف کی۔ ابنِ حیات نے بھی اس موضوع پر ایک مختصر کتاب تالیف کی۔ (الاتقان ۳۰۸)

امام بخاری نے بھی غرائب کی شرح لکھی۔ دوسری صدی ہجری میں ابان بن تغلب کوفی نے بھی غرائب القرآن کے نام سے ایک کتاب تصنیف کی۔ ابوعبدالرحمٰن

عبداللہ بن الیزیدی نے بھی اس موضوع پر نہایت جامع کتاب تصنیف کی یہ چھ جلدوں پر مشتمل ہے اس میں مؤلف نے تمام غرائب القرآن کو یک جا کر دیا۔ (تاریخ تفسیر واصول تفسیر ۲٦۴) اس کے علاوہ علامہ جلال الدین سیوطی نے الاتقان میں علامہ زرکشی نے البرھان میں اور شاہ ولی اللہ نے الفوز الکبیر میں غرائب القرآن پر تفصیل سے بحث کی ہے۔

پیغام قرآن کے اسلوب ابلاغ میں تنوع پایا جاتا ہے اسی وجہ سے اس کے اسالیب مختلف نوعیت کے حامل ہیں جیسے قرآن کا اسلوب خطاب، اسلوب تکرار، اسلوب وجوہ، اسلوب استفہام، اسلوب ادب اور اسلوب غرائب۔ یہی وجہ ہے کہ مترجم قرآن ہر مقام اور ہر موضوع پر صرف ایک ہی اسلوب سے کام نہیں لے سکتا۔ مترجم کے لیے ضروری ہے کہ اسے قرآن کے تمام اسالیب کی مکمل معرفت حاصل ہو کہ آیات جس اسلوب کی حامل ہوں ترجمہ میں بھی اسی اسلوب کو اختیار کیا جائے۔ مثال کے طور پر قرآن میں جہاں ادبی اسلوب کی عکاسی ہو رہی ہے اس کا ترجمہ اسی اسلوب کے تحت کیا جائے اور جہاں قرآن میں اسلوب غرائب عکاسی ہو رہی ہے اس کا ترجمہ بھی اسی اسلوب کے تحت کیا جائے اس کے برعکس اگر ترجمہ اسلوب غرائب کا متقاضی ہے تو اسے ادبی اسلوب کے تحت کر دیا اسی طرح ترجمہ ادبی اسلوب کا متقاضی ہے تو اسے اسلوب غرائب کے تحت کر دیا تو ایسا ترجمہ قرآنی اسالیب کے حسن سے عاری دکھائی دے گا۔ اسی طرح قرآن کے دیگر اسالیب سے رخ موڑ کر یہ دعویٰ کیا جائے کہ بہترین ترجمہ قرآن وہ ہے جس میں صرف اور صرف ادبی اسلوب کی مطلقاً جلوہ نمائی ہو تو ایسی فکر بھی قرآنی اسالیب کی معرفت سے کج فہمی کا نتیجہ ہو سکتی ہے۔

کتب غرائب القرآن

پروفیسر خورشید احمد سعیدی لکھتے ہیں:

غرائب القرآن کی کتابوں میں مسلم علماء نے قرآنی الفاظ واصطلاحات کی لغوی وضاحتیں پیش کی ہیں۔قرآنیات کی یہ کتب فہم قرآن مجید اور درست تفسیر قرآن کریم کے لیے بنیادی اہمیت رکھتی ہیں۔قرآنیات کے طالب علم کے لیے ان کتب سے آگاہ ہونا، ان کے اہداف، اغراض اور مقاصد سے واقف ہونا، ان کے مناہج کو جاننا اور پھر انہیں اپنے مطالعات میں استعمال کرنا بہت ضروری ہے۔ان کتب میں اہلسنت علماء کے ساتھ اہل تشیع کی تالیف کردہ بعض کتب بھی شامل ہیں۔

ہمارے دینی مدارس کے فضلاء، ایم فل اور پی ایچ ڈی کے سکالرز کو غرائب القرآن کے میدان کے ادب سے گہری شناسائی کی ضرورت ہے تاکہ اُردو زبان میں پائے جانے والے خلاء کو پُر کیا جا سکے اور قرآنیات سے دلچسپی رکھنے والے لوگ جو عربی زبان میں دستیاب ادب سے براہ راست استفادہ نہیں کر سکتے ان کی علمی مدد کی جا سکے۔اس میدان میں بیسیوں کتب لکھی گئی ہیں۔میں نے درج ذیل میں صرف ان کتب کی ایک فہرست پیش کی ہے جو انٹرنیٹ پر تلاش اور ڈاؤن لوڈ کی جا سکتی ہے۔

۱۔ بهجة الأريب في بيان ما في كتاب الله العزيز من الغريب، علي بن عثمان المارديني (۷۵۰ھ)، دار ابن قتيبة، الكويت

۲۔ البيان في غريب إعراب القرآن، أبو البركات بن الأنباري (۵۷۷ھ)، الهيئة المصريه العامة للكتاب، ۱۹۸۰۔
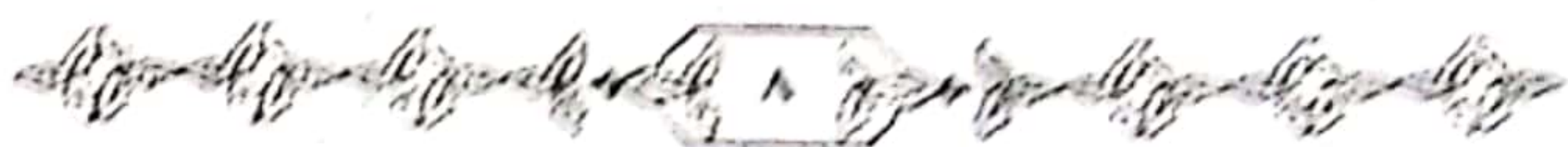
٣- التبيان في تفسير غريب القرآن (مجلدان)، السيد ميرزا محمد علي الشهرستاني الحائري (١٣٤٤هـ)، الأمانة العامة للعتبة الحسينية المقدسة العراق ط١، ٢٠١٤-

٤- التبيان في تفسير غريب القرآن، شهاب الدين أحمد بن محمد المعروف بابن الهائم (٨١٥هـ)، دار الغرب الإسلامي، بيروت ط١، ٢٠٠٣-

٥- تحفة الأريب بما في القرآن من الغريب، الشيخ أثير الدين أبي حيان الأندلسي (٧٤٥هـ)، المكتب الإسلامي، بيروت ط١، ١٩٨٣-

٦- تفسير المشكل من غريب القرآن على الإيجاز والاختصار، أبو محمد مكي بن أبي طالب القيسي (٤٣٧هـ)، دار النور الإسلامي، بيروت ط١، ١٩٨٨-

٧- تفسير المشكل من غريب القرآن، الإمام مكي بن أبي طالب القيسي (٤٣٧هـ)، مكتبة المعارف، الرياض، ١٩٨٥-

٨- تفسير غريب القرآن الكريم، الشيخ فخر الدين الطريحي (ت ١٠٨٥)، ١٩٥٣-

٩- تفسير غريب القرآن المجيد، الإمام أبو الحسين زيد بن علي الهاشمي القرشي (ت ١٢٢هـ)، تاج يوسف فاؤنڈیشن ترسته حیدرآباد الهند، ٢٠٠١-
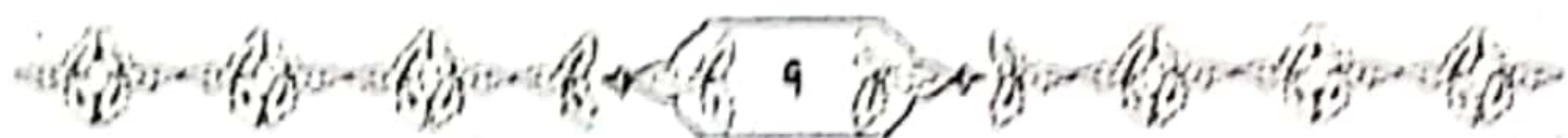
١٠- تفسیر غریب القرآن، أبو محمد عبدالله بن مسلم بن قتیبة، (ت: السید أحمد صقر)، دار الكتب العلمیة، بیروت، ١٩٧٨ـ

١١- تفسیر غریب القرآن، كاملة الكواری، الدوحة، قطر ٢٠٠٨ـ

١٢- تفسیر غریب القرآن، محمد بن إسماعیل الأمیر الصنعانی (ت ١١٨٢ھ)، دار ابن كثیر، دمشق، ط١، ٢٠٠٠ـ

١٣- التیسیر العجیب فی تفسیر الغریب، ناصر الدین أبو العباس أحمد بن محمد المالكی المعروف بابن المنیر (٦٨٣ھ) دار الغرب الإسلام، بیروت، ط١، ١٩٩٤ـ

١٤- السراج فی بیان غریب القرآن، د. محمد بن عبدالعزیز الخضیری، كرسی القرآن الكریم وعلومه، جامعة الملك سعود، الریاض، ط٢، ١٤٣٥ھ ـ

١٥- عمدة الحفاظ فی تفسیر أشرف الألفاظ (معجم لغوی لألفاظ القرآن الكریم)، الشیخ أحمد بن یوسف المعروف بالسمین الحلبی (٧٥٦ھ)، دار الكتب العلمیة، بیروت، ط١، ١٩٩٦ـ

١٦- العمدة فی غریب القرآن، لأبی محمد مكی بن أبی طالب القیسی (٤٣٧ھ)، مؤسسة الرسالة، بیروت، ١٩٨١ـ

١٧- غریب القرآن المسمی بنزهة القلوب، الإمام أبوبكر محمد ابن عزیز السجستانی، مكتبة و مطبعة محمد علی صبیح وأولاده، میدان الأزهر، ١٩٦٣ـ
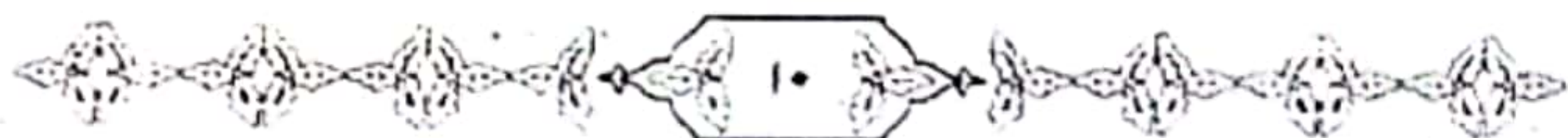
١٨ـ الكافى فى تفسير غريب القرآن الكريم. د. محمد محمد سالم محيسن و د شعبان محمد إسماعيل. مكتبة القاهرة. مصر. ١٩٨٦ـ

١٩ـ المجموع المغيث فى غريبى القرآن والحديث (٣ مجلدات)، للإمام أبي موسى محمد بن أبي بكر الأفهانى (ت٥٨١هـ)، دار المدنى، جدة، ط١، ١٩٨٦ـ

٢٠ـ المشترك اللفظى فى ضؤ غريب القرآن الكريم. د. عبدالعال سالم مكرم. عالم الكتب. القاهرة. ط١، ٢٠٠٩ـ

٢١ـ المعجم الجامع لغريب مفردات القرآن الكريم (ابن عباس، ابن قتيبة، مكى بن أبي طالب، أبوحيان)، إعداد: الشيخ عبدالعزيز عزالدين السيروان، دار العلم للملايين، بيروت، ط١، ١٩٨٦ـ

٢٢ـ معجم القرآن: قاموس مفردات القرآن و غريبه، عبدالرؤف المصرى، مطبع حجازى، القاهرة. ط٢، ١٩٤٨م ـ

٢٣ـ المعجم المفصل فى تفسير غريب القرآن الكريم، إعداد: د. محمد التونجى، دار الكتب العلمية، بيروت، ط١، ٢٠٠٣ـ

٢٤ـ معجم غريب القرآن مستخرجاً من صحيح البخارى، محمد فؤاد عبدالباقى دار إحياء الكتب العربية عيسى البابى الحلبى وشركائه، ١٩٥٠ـ

٢٥ـ المفردات فى غريب القرآن أبو القاسم الحسين بن محمد المعروف بالراغب الأصفهانى مكتبة نزار مصطفى الباز ـ
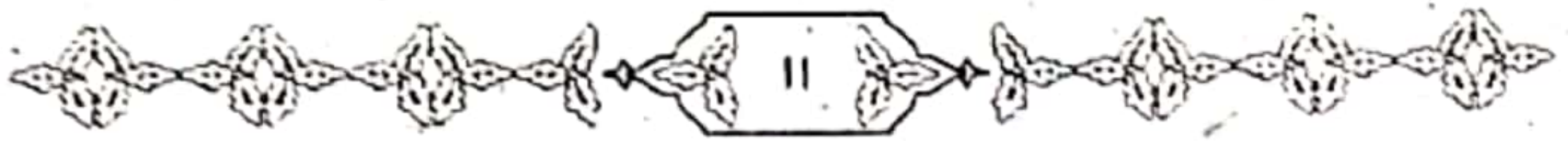
۲۶-المسیر فی غریب القرآن، مرکز الدراسات القرآنیة، المدینة النورة، ۱۴۳۲ھ۔

۲۷-نزھة القلوب فی تفسیر غریب القرآن العزیز، الإمام أبو بکر محمد ابن عزیز السجستانی، (د۔ یوسف عبدالرحمن المرعشیلی)۔ وزارة الأوقاف والشؤون الإسلامیة، قطر، دار المعرفة، بیروت، ۲۰۱۳۔

۲۸-الھادی إلی تفسیر غریب القرآن، د۔ محمد سالم محیسن و د۔ شعبان محمد إسماعیل، مکتبة جعفر الحدیث، میدان سیدنا الحسین، مصر۔

۲۹-وجه النھار الکاشف عن معانی کلام الواحد القھار، د۔ عبدالعزیز بن علی الحربی، دار ابن حزم، بیروت، ط۱، ۲۰۰۶۔

کئی تحقیق کاروں نے ان کتب کے متعلق اپنے مقالات اور جامعاتی تھیس بھی پیش کیے ہیں۔

(خورشید احمد سعیدی، فیس بک ۱۱ رمضان المبارک ۱۴۴۰ھ، ۱۷ مئی ۲۰۱۹ء، اسلام آباد)

غرائب کنز الایمان

مولانا احمد رضا خاں نے غرائب القرآن کے زیر اثر چند منتخب بامعنی غرائب کنز الایمان میں استعمال کیے ہیں جو عموماً عام بول چال لکھنے اور پڑھنے میں اجنبی، غیر مانوس اور غیر معروف ہیں۔

(۱) ٹوٹے: نقصان:

ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۶۴﴾ (البقرہ: ۶۴)

پھراس کے بعد تم پھر گئے تو اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوئی تو تم تو ٹوٹے والوں میں ہوجاتے۔

(۲) اوسر: بن بیاہی گا، ویڑ:

قَالُوا ادۡعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنۡ لَّنَا مَا هِيَ ۚ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوۡلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكۡرٌ ؕ عَوَانٌۢ بَيۡنَ ذٰلِكَ ؕ فَافۡعَلُوۡا مَا تُؤۡمَرُوۡنَ ﴿۶۸﴾ (البقرہ:۶۸)

بولے اپنے رب سے دعا کیجیے کہ وہ ہمیں بتادے گائے کیسی کہا وہ فرماتا ہے کہ وہ ایک گائے ہے نہ بوڑھی اور نہ اُوسر بلکہ ان دونوں کے بیچ میں تو کرو جس کا تمھیں حکم ہوتا ہے۔

(۳) رنگت ڈہڈہاتی: بہت شوخ رنگ:

قَالُوا ادۡعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنۡ لَّنَا مَا لَوۡنُهَا ؕ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوۡلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفۡرَآءُ ۙ فَاقِعٌ لَّوۡنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيۡنَ ﴿۶۹﴾ (البقرہ:۶۹)

بولے اپنے رب سے دعا کیجیے ہمیں بتادے اس کا رنگ کیا ہے کہا وہ فرماتا ہے وہ ایک پیلی گائے ہے جس کی رنگت ڈہڈہاتی دیکھنے والوں کو خوشی دیتی۔

(۴) کرے: سخت:

ثُمَّ قَسَتۡ قُلُوۡبُكُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالۡحِجَارَةِ اَوۡ اَشَدُّ قَسۡوَةً ؕ وَاِنَّ مِنَ الۡحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنۡهُ الۡاَنۡهٰرُ ؕ وَاِنَّ مِنۡهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخۡرُجُ مِنۡهُ الۡمَآءُ ؕ وَاِنَّ مِنۡهَا لَمَا يَهۡبِطُ مِنۡ خَشۡيَةِ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۷۴﴾ (البقرہ:۷۴)
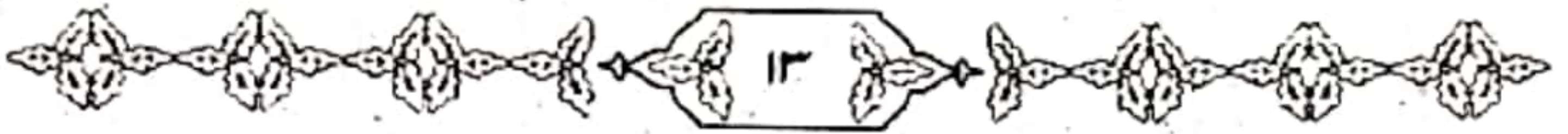
پھر اس کے بعد تمہارے دل سخت ہو گئے تو وہ پتھروں کی مثل ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ کرے اور پتھروں میں تو کچھ وہ ہیں جن سے ندیاں بہہ نکلتی ہیں اور کچھ وہ ہیں جو پھٹ جاتے ہیں تو ان سے پانی نکلتا ہے اور کچھ وہ ہیں کہ اللہ کے ڈر سے گر پڑتے ہیں اور اللہ تمہارے کوتکوں سے بے خبر نہیں۔

(۵) کوتکوں: برے اعمال:

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ۚ وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ۚ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ۚ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ۚ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ۝ (البقرہ:۷۴)

پھر اس کے بعد تمہارے دل سخت ہو گئے تو وہ پتھروں کی مثل ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ کرے اور پتھروں میں تو کچھ وہ ہیں جن سے ندیاں بہہ نکلتی ہیں اور کچھ وہ ہیں جو پھٹ جاتے ہیں تو ان سے پانی نکلتا ہے اور کچھ وہ ہیں کہ اللہ کے ڈر سے گر پڑتے ہیں اور اللہ تمہارے کوتکوں سے بے خبر نہیں۔

(۶) رینی: رنگائی:

صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۫ وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ۝ (البقرہ:۱۳۸)

ہم نے اللہ کی رَینی لی اور اللہ سے بہتر کس کو رَینی اور ہم اسی کو پوجتے ہیں۔

(۷) سہار: برداشت:

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَآ

اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ۝ (البقرہ:۱۷۵)

وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی مول لی اور بخشش کے بدلے عذاب تو کس درجہ انہیں آگ کی سہار ہے۔

(۸) پچھیت: پچھلی دیوار:

یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ۭ قُلْ هِىَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ۭ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى ۚ وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ (البقرہ:۱۸۹)

تم سے نئے چاند کو پوچھتے ہیں تم فرمادو وہ وقت کی علامتیں ہیں لوگوں اور حج کے لیے اور یہ کچھ بھلائی نہیں کہ گھروں میں پچھیت توڑ کر آؤ ہاں بھلائی تو پرہیز گاری ہے اور گھروں میں دروازوں سے آؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو اس امید پر کہ فلاح پاؤ۔

(۹) نکوئی: نیک:

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۠ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ ۭ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْـــًٔا اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۭ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ۭ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰۤئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ (البقرہ:۲۲۹)

یہ طلاق دو (۲) بار تک ہے پھر بھلائی کے ساتھ روک لینا ہے یا نکوئی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے اور تمہیں روا نہیں کہ جو کچھ عورتوں کو دیا اس میں سے کچھ واپس لو مگر جب دونوں کو اندیشہ ہو کہ اللہ کی حدیں قائم نہ کریں گے پھر اگر تمہیں خوف ہو کہ وہ دونوں

ٹھیک انہیں حدوں پر نہ رہیں گے تو ان پر کچھ گناہ نہیں اس میں جو بدلہ دے کر عورت چھٹی لے یہ اللہ کی حدیں ہیں ان سے آگے نہ بڑھو اور جو اللہ کی حدوں سے آگے بڑھے تو وہی لوگ ظالم ہیں۔

(۱۰) بھوڑ: ریتلی زمین:

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۢ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۚ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ (البقرہ ۲۶۵)

اور ان کی کہاوت جو اپنے مال اللہ کی رضا چاہنے میں خرچ کرتے ہیں اور اپنے دل جمانے کو اس باغ کی سی ہے جو بھوڑ پر ہو اس پر زور کا پانی پڑا تو دونے میوے لایا پھر اگر زور کا مینھ اُسے نہ پہنچے تو اوس کافی ہے اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔

(۱۱) توگرو: رہن:

وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ ۗ فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِى اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ ۗ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ۗ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗۤ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝

(البقرہ: ۲۸۳)

اور اگر تم سفر میں ہو اور لکھنے والا نہ پاؤ تو گرو ہو قبضہ دیا ہوا اور اگر تم میں ایک کو دوسرے پر اطمینان ہو تو وہ جسے اس نے امین سمجھا تھا اپنی امانت ادا کرے اللہ سے ڈرے جو اُس کا رب ہے اور گواہی نہ چھپاؤ اور جو گواہی چھپائے گا تو اندر سے اس کا

دل گنہگار ہے اور اللہ تمہارے کاموں کو جانتا ہے۔

(۱۲) کامیوں: نیک لوگ:

قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝ (البقرہ:۱۳۶)

یوں کہو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہماری طرف اترا اور جو اتارا گیا ابراہیم و اسماعیل و اسحاق و یعقوب اور ان کی اولاد پر اور جو عطا کیے گئے موسیٰ و عیسیٰ اور جو عطا کیے گئے باقی انبیاء اپنے رب کے پاس سے ہم ان میں کسی پر ایمان میں فرق نہیں کرتے اور ہم اللہ کے حضور گردن رکھے ہیں۔

(۱۳) ٹوٹا کھاکے: نقصان اٹھا کر:

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۖ وَاِنَّهٗ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ ۗ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ (البقرہ:۱۴۹)

اور جہاں سے آؤ اپنا منھ مسجد حرام کی طرف کرو اور وہ ضرور تمہارے رب کی طرف سے حق ہے اور اللہ تمہارے کاموں سے غافل نہیں۔

(۱۴) ٹینٹ: روئی:

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ وَجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۗ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۗ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ
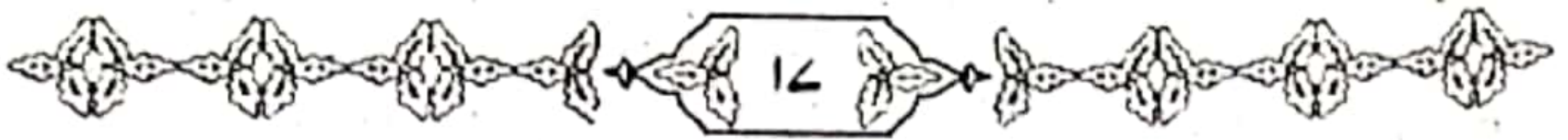
يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ (الانعام:۲۵)

اوران میں کوئی وہ ہے جوتمہاری طرف کان لگا تا ہے اورہم نے ان کے دلوں پر غلاف کر دیئے ہیں کہ اسے نہ سمجھیں اوران کے کان میں ٹینٹ اوراگر ساری نشانیاں دیکھیں تو ان پر ایمان نہ لائیں گے یہاں تک کہ جب تمہارے حضور تم سے جھگڑتے حاضر ہوں تو کافر کہیں یہ تونہیں مگر اگلوں کی داستانیں۔

(۱۵) کڑوڑے: ذمہ دار:

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكُوْا ؕ وَمَا جَعَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ (الانعام:۱۰۷)

اوراللہ چاہتا تو وہ شریک نہیں کرتے اورہم نے تمہیں ان پر نگہبان نہیں کیا اورتم ان پر کڑوڑے نہیں۔

(۱۶) بہتان بافوں: بہتان باندھنے والوں:

اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِيْنَ (الاعراف:۱۵۲)

بے شک وہ جو بچھڑا لے بیٹھے عنقریب انہیں ان کے رب کا غضب اور ذلت پہنچنا ہے دنیا کی زندگی میں اورہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں بہتان بافوں کو۔

(۱۷) کوئی کونچادے: کسی برے کام پر اکسائے:

وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ

(الاعراف:۲۰۰)
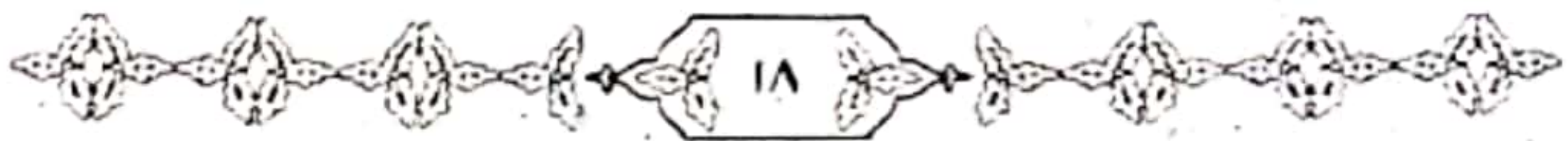
اور اے سننے والے اگر شیطان تجھے کوئی کونچا دے تو اللہ کی پناہ مانگ بے شک وہی سنتا جانتا ہے۔

(۱۸) لام: لشکر، فوج:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ﴿۱۵﴾
(انفال:۱۵)

اے ایمان والو! جب کافروں کے لام سے تمہارا مقابلہ ہو تو انہیں پیٹھ نہ دو۔

(۱۹) ترائی جیں: ساحل کی طرف:

اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى وَالرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمْ ؕ وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِى الْمِيْعٰدِ ۙ وَلٰكِنْ لِّيَقْضِىَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ۙ لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَيِّنَةٍ وَّيَحْيٰى مَنْ حَىَّ عَنْۢ بَيِّنَةٍ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۴۲﴾
(انفال:۴۲)

جب تم نالے کے اس کنارے تھے اور کافر پرلے کنارے اور قافلہ تم سے ترائی میں اور اگر تم آپس میں کوئی وعدہ کرتے تو ضرور وقت پر برابر نہ پہنچتے لیکن یہ اس لیے کہ اللہ پورا کرے جو کام ہونا ہے کہ جو ہلاک ہو دلیل سے ہلاک ہو اور جو جیے دلیل سے جیے اور بیشک اللہ ضرور سنتا جانتا ہے۔

(۲۰) غرابیں دوڑاتے: فساد کرتے:

لَوْ خَرَجُوْا فِيْكُمْ مَّا زَادُوْكُمْ اِلَّا خَبَالًا وَّلَاۡاَوْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ ۚ وَفِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ لَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۷﴾ (التوبہ:۴۷)

اگر وہ تم میں نکلتے تو ان سے سوا نقصان کے تمہیں کچھ نہ بڑھتا اور تم میں فتنہ
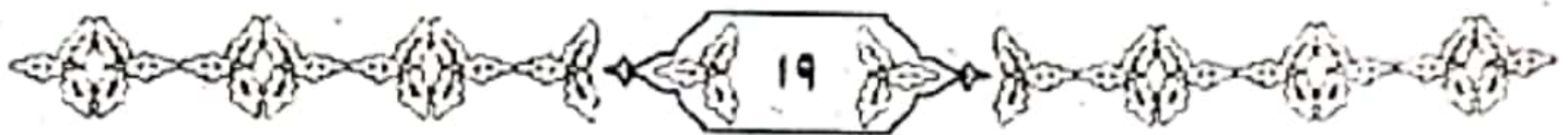
ڈالنے کو تمہارے بیچ میں غرابیں دوڑاتے اور تم میں ان کے جاسوس موجود ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے ظالموں کو۔

(۲۱) مقر: اقراری:

وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا ۭ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ (التوبہ:۱۰۲)

اور کچھ اور ہیں جو اپنے گناہوں کے مُقِر ہوئے اور ملایا ایک کام اچھا اور دوسرا برا قریب ہے کہ اللہ ان کی توبہ قبول کرے بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۲۲) گراؤ: ٹوٹے ہوئے کناروں والے گڑھے:

اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰي تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰي شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ (التوبہ:۱۰۹)

تو کیا جس نے اپنی بنیاد رکھی اللہ سے ڈر اور اس کی رضا پر وہ بھلا یا وہ جس نے اپنی نیو چنی ایک گراؤ گڑھے کے کنارے تو وہ اسے لے کر جہنم کی آگ میں ڈھے پڑا اور اللہ ظالموں کو راہ نہیں دیتا۔

(۲۳) اوتار دیں: باقی رکھیں:

فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ ۝ (یونس:۹۲)
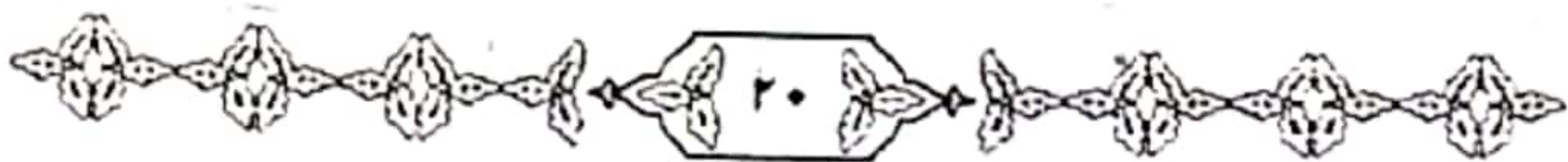
آج ہم تیری لاش کو اُترا دیں گے کہ تو اپنے پچھلوں کے لیے نشانی ہو اور بیشک لوگ ہماری آیتوں سے غافل ہیں۔

(۲۴) سینے دہرے کرتے: منہ چھپاتے ہیں:

اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ (ھود:۴)

تمہیں اللہ ہی کی طرف پھرنا ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔

(۲۵) چپیٹ: چپکا دیں:

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ ۭ اَنُلْزِمُكُمُوْهَا وَاَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ ۝ (ھود:۲۸)

بولا: اے میری قوم بھلا بتاؤ تو اگر میں اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں اور اس نے مجھے اپنے پاس سے رحمت بخشی تو تم اس سے اندھے رہے کیا ہم اسے تمہارے گلے چپیٹ دیں اور تم بیزار ہو۔

(۲۶) چرتر: فریب:

فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ ۭ اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ۝ (یوسف:۲۸)

پھر جب عزیز نے اس کا کُرتا پیچھے سے چرا دیکھا بولا بیشک یہ تم عورتوں کا چرتر ہے بیشک تمہارا چرتر بڑا ہے۔

(۲۷) پیر گئی: سما گئی ہے:

وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِيْنَةِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ قَدْ

شَغَفَهَا حُبًّا ۔ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ﴿۳۰﴾ (یوسف:۳۰)

اور شہر میں کچھ عورتیں بولیں کہ عزیز کی بی بی اپنے نوجوان کا دل لبھاتی ہے بیشک ان کی محبت اس کے دل میں پیر گئی ہے ہم تو اسے صریح خود رفتہ پاتے ہیں:

(۲۸) سٹھ: بہک گیا:

وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِیْرُ قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ لَوْلَاۤ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ﴿۹۴﴾ (یوسف:۹۴)

جب قافلہ مصر سے جدا ہوا یہاں ان کے باپ نے کہا بیشک میں یوسف کی خوشبو پاتا ہوں اگر مجھے یہ نہ کہو کہ سٹھ گیا۔

(۲۹) پھک کر: جل کر:

اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِیَةٌۢ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّیْلُ زَبَدًا رَّابِیًا ۔ وَمِمَّا یُوْقِدُوْنَ عَلَیْهِ فِی النَّارِ ابْتِغَآءَ حِلْیَةٍ اَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهٗ ۔ كَذٰلِكَ یَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ۔ فَاَمَّا الزَّبَدُ فَیَذْهَبُ جُفَآءً ۔ وَاَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْكُثُ فِی الْاَرْضِ ۔ كَذٰلِكَ یَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ﴿۱۷﴾ (الرعد:۱۷)

اس نے آسمان سے پانی اتارا تو نالے اپنے اپنے لائق بہہ نکلے تو پانی کی رو، اس پر ابھرے ہوئے جھاگ اٹھا لائی اور جس پر آگ دہکاتے ہیں گہنا یا اور اسباب بنانے کو اس سے بھی ویسے ہی جھاگ اٹھتے ہیں اللہ بتاتا ہے کہ حق و باطل کی یہی مثال ہے تو جھاگ تو پھک کر دور ہو جاتا ہے اور وہ جو لوگوں کے کام آئے زمین میں رہتا ہے اللہ یوں ہی مثالیں بیان فرماتا ہے۔
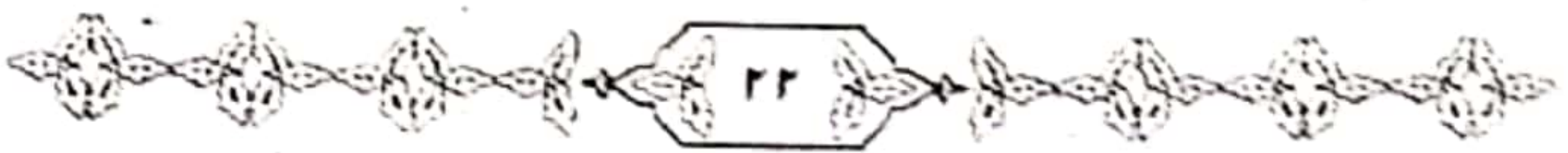
(۳۰) بیری: رونگٹوں:

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْۢ بُيُوْتِكُمْ سَكَنًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ بُيُوْتًا تَسْتَخِفُّوْنَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ اِقَامَتِكُمْ ۙ وَمِنْ اَصْوَافِهَا وَاَوْبَارِهَا وَاَشْعَارِهَاۤ اَثَاثًا وَّمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ۝ (النحل:۸۰)

اور اللہ نے تمہیں گھر دیئے بسنے کو اور تمہارے لیے چوپایوں کی کھالوں سے کچھ گھر بنائے جو تمہیں ہلکے پڑتے ہیں تمہارے سفر کے دن اور منزلوں پر ٹھہرنے کے دن اور ان کی اون اور بیری اور بالوں سے کچھ گرستی کا سامان اور برتنے کی چیزیں ایک وقت تک۔

(۳۱) سنگتیں: قومیں:

وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْۢ بَعْدِ نُوْحٍ ۭ وَكَفٰى بِرَبِّكَ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ۝ (بنی اسرائیل:۱۷)

اور ہم نے کتنی ہی سنگتیں نوح کے بعد ہلاک کر دیں اور تمہارا رب کافی ہے اپنے بندوں کے گناہوں سے خبردار دیکھنے والا۔

(۳۲) گھال میل: ملے جلے:

وَّقُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ لِبَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ اسْكُنُوا الْاَرْضَ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيْفًا ۝ (بنی اسرائیل:۱۰۴)

اور اس کے بعد ہم نے بنی اسرائیل سے فرمایا اس زمین میں بسو پھر جب آخرت کا وعدہ آئے گا ہم تم سب کو گھال میل لے آئیں گے۔

(۳۳)اپنے کینڈے: اندازے:

قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ؕ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا ﴿۸۴﴾

(بنی اسرائیل:۸۴)

تم فرماؤ سب اپنے کینڈے پر کام کرتے ہیں تو تمہارا رب خوب جانتا ہے کون زیادہ راہ پر ہے۔

(۳۴)پٹ پرمیدن: سفید زمین:

وَاِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَيْهَا صَعِيْدًا جُرُزًا ﴿۸﴾ (الکہف:۸)

اور بیشک جو کچھ اس پر ہے ایک دن ہم اسے پٹ پرمیدان کر چھوڑیں گے۔

(۳۵)الاؤتکا: بے تکی:

سَيَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًا بِالْغَيْبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ سَبْعَةٌ وَّثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ؕ قُلْ رَّبِّيْۤ اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ ۬ فَلَا تُمَارِ فِيْهِمْ اِلَّا مِرَآءً ظَاهِرًا ۪ وَّلَا تَسْتَفْتِ فِيْهِمْ مِّنْهُمْ اَحَدًا ﴿۲۲﴾ (الکہف:۲۲)

اب کہیں گے کہ وہ تین (۳) ہیں چوتھا ان کا کتا اور کچھ کہیں گے پانچ (۵) ہیں چھٹا ان کا کتا بے دیکھے اُلاؤتکا بات اور کچھ کہیں گے سات (۷) ہیں اور آٹھواں ان کا کتا تم فرماؤ میرا رب ان کی گنتی خوب جانتا ہے انہیں نہیں جانتے مگر تھوڑے تو ان کے بارے میں بحث نہ کرو مگر اتنی ہی بحث جو ظاہر ہو چکی اور ان کے بارے میں کسی کتابی

سے کچھ نہ پوچھو۔

(۳۶) چرخ دیے: پگھلے ہوئے:

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ ۙ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا ۙ اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ۚ وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ ۚ بِئْسَ الشَّرَابُ ۚ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا ﴿۲۹﴾ (الکہف:۲۹)

اور فرما دو کہ حق تمہارے رب کی طرف سے ہے تو جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے بیشک ہم نے ظالموں کے لیے وہ آگ تیار کر رکھی ہے جس کی دیواریں انہیں گھیر لیں گی اور اگر پانی کے لیے فریاد کریں تو ان کی فریاد رسی ہوگی اس پانی سے کہ چرخ دیئے ہوئے دھات کی طرح ہے کہ ان کے منہ بھون دے گا کیا ہی برا پینا اور دوزخ کیا ہی بری ٹھہرنے کی جگہ۔

(۳۷) ٹیٹوں پر: اوندھے منہ:

وَاُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلٰى مَآ اَنْفَقَ فِيْهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ﴿۴۲﴾ (الکہف:۴۲)

اور اس کے پھل گھیر لیے گئے تو اپنے ہاتھ ملتا رہ گیا اس لاگت پر جو اس باغ میں خرچ کی تھی اور وہ اپنی ٹیٹوں پر گرا ہوا تھا اور کہہ رہا ہے اے کاش! میں نے اپنے رب کا کسی کو شریک نہ کیا ہوتا۔
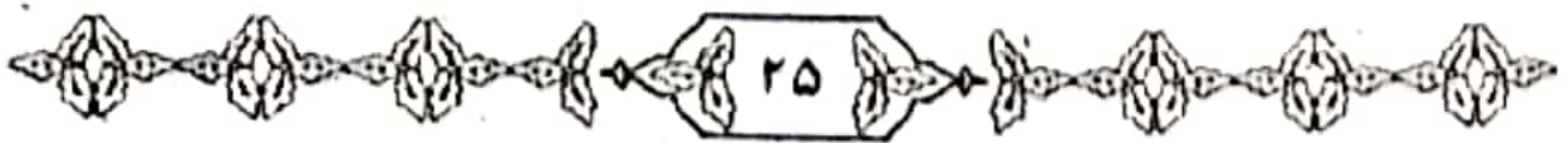
(۳۸) پرا باندھے: صفیں بنائے:

وَعُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا ۭ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍۢ ۢ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا ﴿۴۸﴾ (الکہف:۴۸)

اور سب تمہارے رب کے حضور پرا باندھے پیش ہوں گے بیشک تم ہمارے پاس ویسے ہی آئے جیسا ہم نے تمہیں پہلی بار بنایا تھا بلکہ تمہارا گمان تھا کہ ہم ہرگز تمہارے لیے کوئی وعدہ کا وقت نہ رکھیں گے۔

(۳۹) پھیر: بھید:

قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ ۚ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿۷۸﴾ (الکہف:۷۸)

کہا یہ میری اور آپ کی جدائی ہے اب میں آپ کو ان باتوں کا پھیر بتاؤں گا جن پر آپ سے صبر نہ ہوسکا۔

(۴۰) بھبھوکا پھوٹا: شعاع، چمکا، سفیدی ظاہر ہوتی:

قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَاۗىِٕكَ رَبِّ شَقِيًّا ﴿۴﴾ (مریم:۴)

عرض کی اے میرے رب میری ہڈی کمزور ہوگئی اور سر سے بڑھاپے کا بھبھوکا پھوٹا اور اے میرے رب میں تجھے پکار کر کبھی نامراد نہ رہا۔
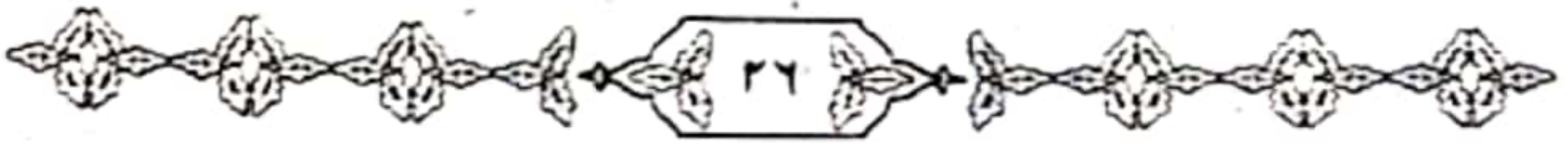
(۴۱) داؤں اکھٹے: فریب جمع کرنے:

فَتَوَلّٰى فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى ۝ (طٰہٰ:٦٠)

تو فرعون پھرا اور اپنے داؤں اکٹھے کیے پھر آیا۔

(۴۲) پٹ پر ہموار: چٹیل اور ہموار میدان:

فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ۝ (طٰہٰ:١٠٦)

تو زمین کو پٹ پر ہموار کر چھوڑے گا۔

(۴۳) بیونتے: کاٹے:

هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ ۫ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ ۭ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ ۝ (الحج:١٩)

یہ دو (۲) فریق ہیں کہ اپنے رب میں جھگڑے تو جو کافر ہوئے ان کے لیے آگ کے کپڑے بیونتے گئے ہیں اور ان کے سروں پر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا۔

(۴۴) گچ کیے ہوئے: پکے بنائے ہوئے:

فَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ مَّشِيْدٍ ۝ (الحج:۴۵)

اور کتنی ہی بستیاں ہم نے کھپا دیں کہ وہ ستمگار تھیں تو اب وہ اپنی چھتوں پر ڈھی پڑی ہیں اور کتنے کنویں بیکار پڑے اور کتنے محل گچ کیے ہوئے۔

(۴۵) بھٹ پنا: احسان فراموشی:

وَلَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِمْ مِّنْ ضُرٍّ لَّلَجُّوْا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۷۵﴾
(المومنون: ۷۵)

اور اگر ہم ان پر رحم کریں اور جو مصیبت ان پر پڑی ہے ٹال دیں تو ضرور بھٹ پنا کریں گے اپنی سرکشی میں بہکتے ہوئے۔

(۴۶) بکٹا: بدمزہ، کڑوا:

فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّاَثْلٍ وَّشَيْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ ﴿۱۶﴾ (سبا: ۱۶)

تو انہوں نے منھ پھیرا تو ہم نے ان پر زور کا اہلا بھیجا اور ان کے باغوں کے عوض دو باغ انہیں بدل دیئے جن میں بکٹا میوہ اور جھاؤ اور کچھ تھوڑی سی بیریاں۔

(۴۷) ناؤ چکانے والا: انصاف کرنے والا:

قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ؕ وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ ﴿۲۶﴾
(سبا: ۲۶)

تم فرماؤ ہمارا رب ہم سب کو جمع کرے گا پھر ہم میں سچا فیصلہ فرمادے گا اور وہی ہے بڑا نیاؤ چکانے والا سب کچھ جانتا۔

(۴۸) کالے بھوچنگ: سیاہ کالے:

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا ؕ

وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِيْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ (فاطر:۲۷)

کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ نے آسمان سے پانی اتارا تو ہم نے اس سے پھل نکالے رنگ برنگ اور پہاڑوں میں راستے ہیں سفید اور سرخ رنگ رنگ کے اور کچھ کالے بھوجنگ۔

(۴۹) چٹی: زر ضمانت: نقصان:

اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ (الطور:۴۰)

یا تم ان سے کچھ اجرت مانگتے ہو تو وہ چٹی کے بوجھ میں دبے ہیں۔

(۵۰) تھلکی: گابھن:

وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ (التکویر:۴)

اور جب تھلکی اونٹنیاں چھوٹی پھریں۔

(۵۱) چومیخا کرنا: سخت سزا دینا:

وَفِرْعَوْنَ ذِی الْاَوْتَادِ (الفجر:۱۰)

اور فرعون کو چومیخا کرتا۔

غرائب کنز الایمان کا شماریاتی جائزہ

نمبر شمار	سورۃ	غرائب کنز الایمان
۱	البقرہ	۱۳
۲	الانعام	۲
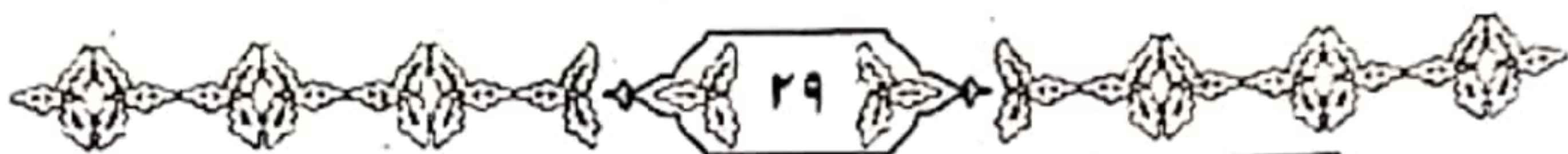
۳	الاعراف	۲
۴	انفال	۲
۵	توبہ	۳
۶	یونس	۱
۷	ھود	۲
۸	یوسف	۳
۹	الرعد	۱
۱۰	النحل	۱
۱۱	بنی اسرائیل	۳
۱۲	الکہف	۶
۱۳	مریم	۱
۱۴	طٰہٰ	۲
۱۵	الحج	۳
۱۶	المومنون	۱
۱۷	العنکبوت	۱
۱۸	السبا	۲
۱۹	فاطر	۲

۲۰	یٰسٓ	۱
۲۱	الطور	۱
۲۲	القمر	۱
۲۳	المعارج	۱
۲۴	عبس	۱
۲۵	التکویر	۱
۲۶	الفجر	۱
۲۷	العلق	۱

۱۱۴ سورتوں میں سے ۲۷ سورتوں میں ۶۰ غرائب الفاظ استعمال کیے گئے ہیں تا کہ غرائب القرآن کی پاس داری ہو سکے۔

یہ ایک نا قابل تردید حقیقت ہے کہ مولانا احمد رضا خاں صرف اسلامی محقق تھے بلکہ آپ ایک قادر الکلام شاعر، ادیب، اُردو، فارسی، عربی اور سنسکرت زبان کے ماہر تھے جس کی وجہ سے ہمیشہ ایک وسیع ذخیرہ الفاظ آپ کے سامنے سربستہ خم رہا۔ اس کے باوجود آپ نے اسلوب غرائب القرآن کا تتبع کرتے ہوئے غرائب کنز الایمان میں رقم کیے۔ ان غرائب کا انتخاب ایک علمی و تحقیقی کاوش کا مظہر ہے معیاری غرائب جس کے انتخاب میں آپ کو کتنی جان فشانی کرنا پڑی ہوگی اسے ایک عام قاری کی بجائے صرف اور صرف ایک ماہر لسانیات خوب جانتا ہے کہ پہلے اُردو، فارسی عربی اور سنسکرت کی لغات
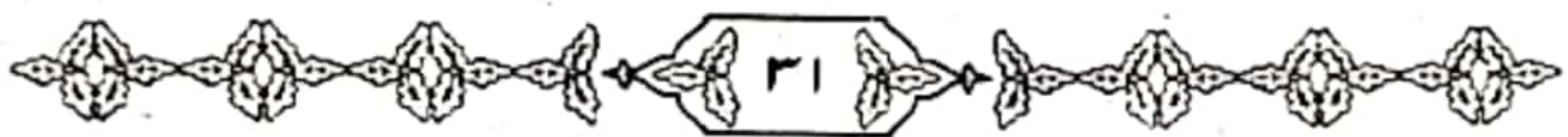
اور بولیوں کو مدِنظر رکھا ان میں سے بڑی احتیاط کے ساتھ منتخب کیے جو ماہر لسانیات کے مطابق غرائب پر پورے اُترتے ہوں یعنی وہ عام بول چال، لکھنے اور پڑھنے میں مستعمل نہ ہوں پھران چند منتخب، جنبی، غیر مانوس الفاظ کو ترجمہ قرآن میں حسن ورعنائی کے ساتھ برموقع اور برمحل برتنا کہ کنزالایمان کا ادبی پہلو متاثر نہ ہو جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔

فلسفہ غرائب کنزالایمان کے بعد اس نظریے کی بھی اصلاح ہو جاتی ہے کہ سو سال گزرنے کے بعد زبان و بیان میں تغیر وتبدل رونما ہو جاتا ہے پہلے یہ غیر مانوس الفاظ معروف و فصیح تھے لیکن مرورزمانہ کی وجہ سے کنزالایمان کے معروف الفاظ اب اجنبی اور غیر مانوس میں تبدیل ہو گئے۔ایک لسانیات کا ادنیٰ طالب بھی یہ جانتا ہے کہ کنزالایمان کے غیر مانوس الفاظ آج ہی نہیں بلکہ سوسال پہلے بھی یہ الفاظ اُردو ادب میں غیر مانوس اور اجنبی تھے۔مولانا احمد رضا خاں نے مذکورہ غرائب کو صرف اور صرف کنزالایمان میں رقم کیے ہیں جب کہ یہ فتاویٰ رضویہ دیگر رسائل اور حدائق بخشش میں مستعمل نہیں۔جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان غرائب کا استعمال، علاقائی بولی، زمان و مکان کے تغیر اور ذخیرہ الفاظ کی تنگ دامنی کا نتیجہ نہیں بلکہ ان کی حکمت صرف اور صرف یہ ہے کہ آپ نے اسلوب غرائب القرآن کو کنزالایمان میں سمونے کی بھرپور کوشش کی جس کی خاطر پورے کنزالایمان میں مذکورہ بالا اجنبی، غیر معروف اور غیر مانوس الفاظ اختیار کیے گئے اور یہی اسلوب کنزالایمان کا حسن ہے چند منتخب غرائب کنزالایمان کے باوجود اس کا ادبی اسلوب متاثر نہیں ہوتا۔ترجمہ قرآن کے غرائب کو فصیح سہل بنانا
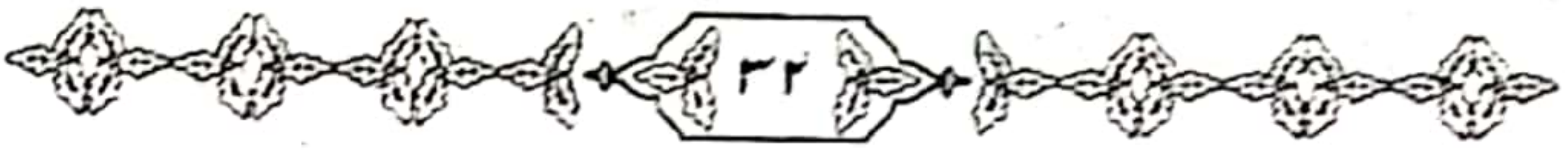
گو یا اسلوب غرائب القرآن سے انحراف کے مترادف ہے جب کہ ضرورت اس امر کی ہے کہ غرائب القرآن اور غرائب کنزالایمان کی ضرورت و اہمیت اور مقصد و اسلوب کو قاری کے ذہن نشین کرانے کی کوشش کی جائے۔ اسلوب غرائب القرآن سے عدم واقفیت کی بناء پر تراجم قرآن اس اسلوب کو اپنے دامن میں سمیٹنے سے عاری دکھائی دیتے ہیں۔

قابلِ مطالعہ کتابیں
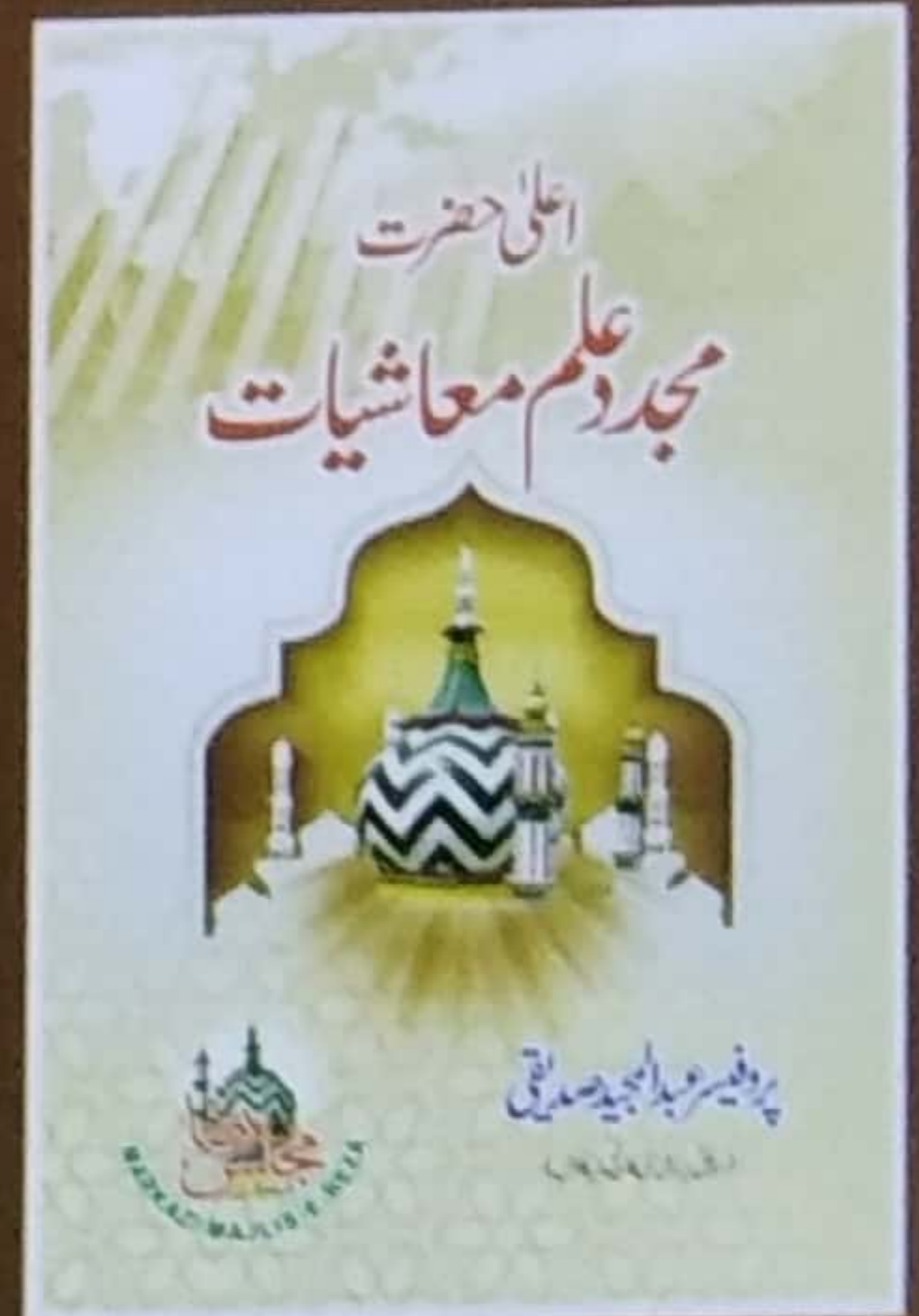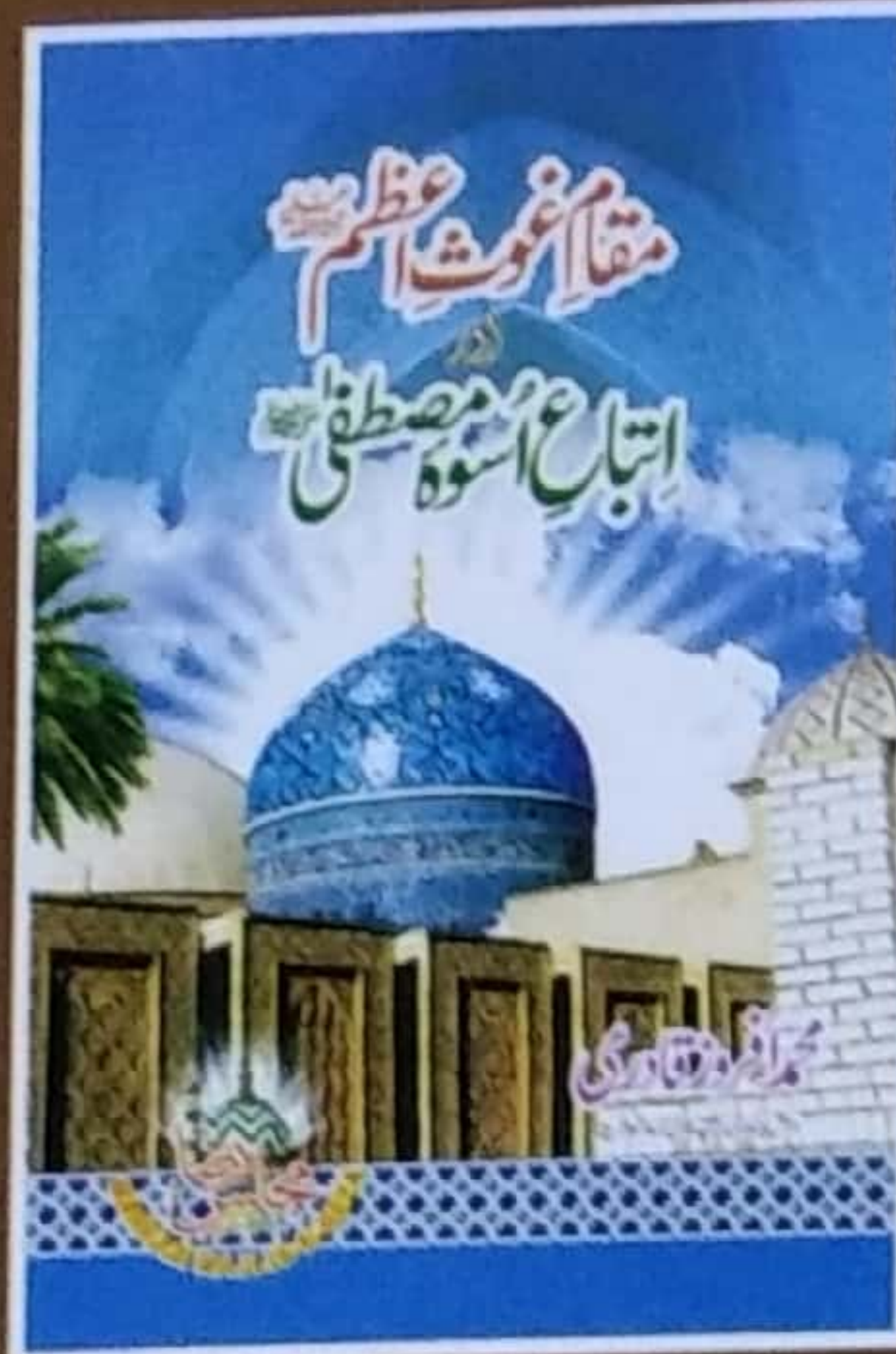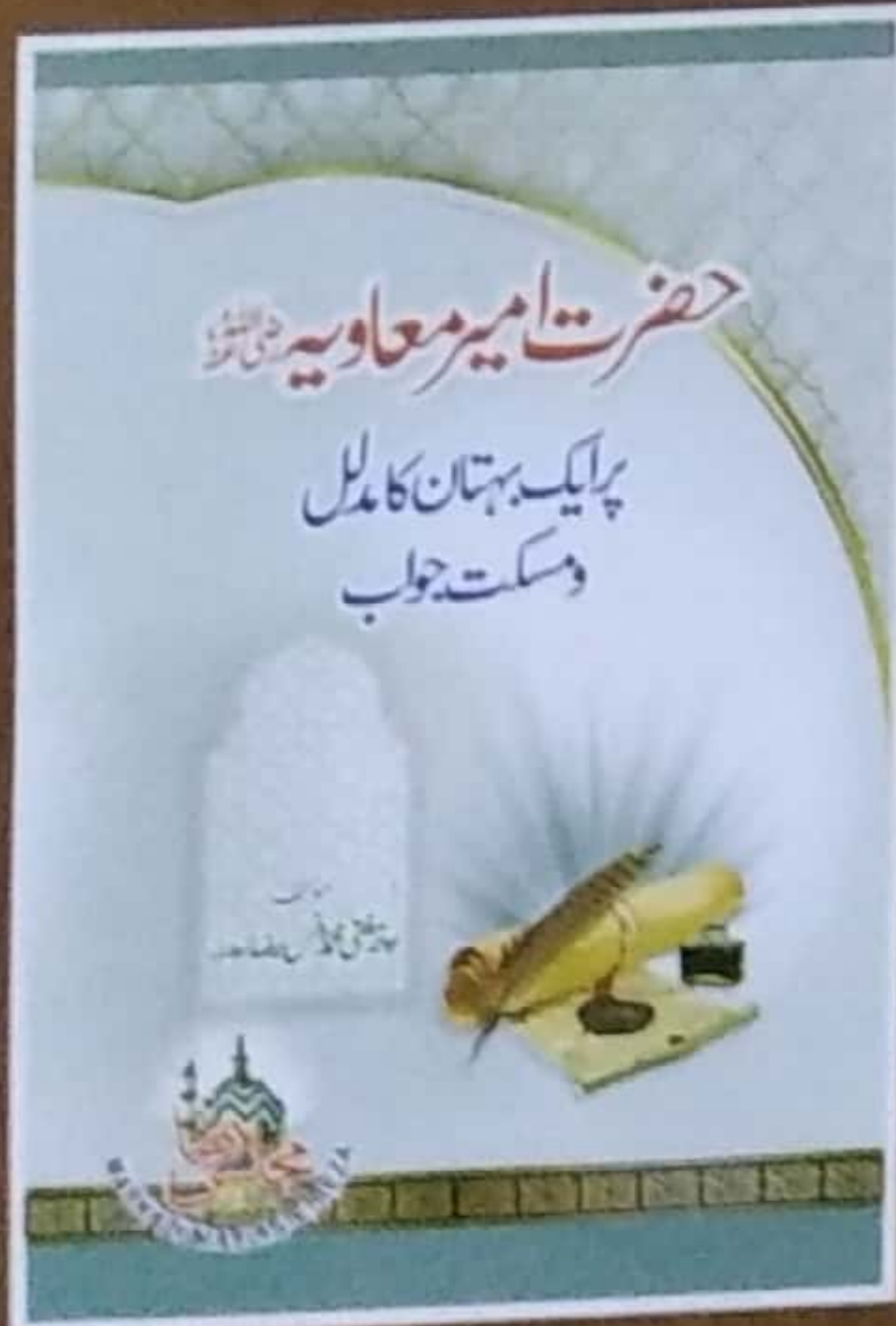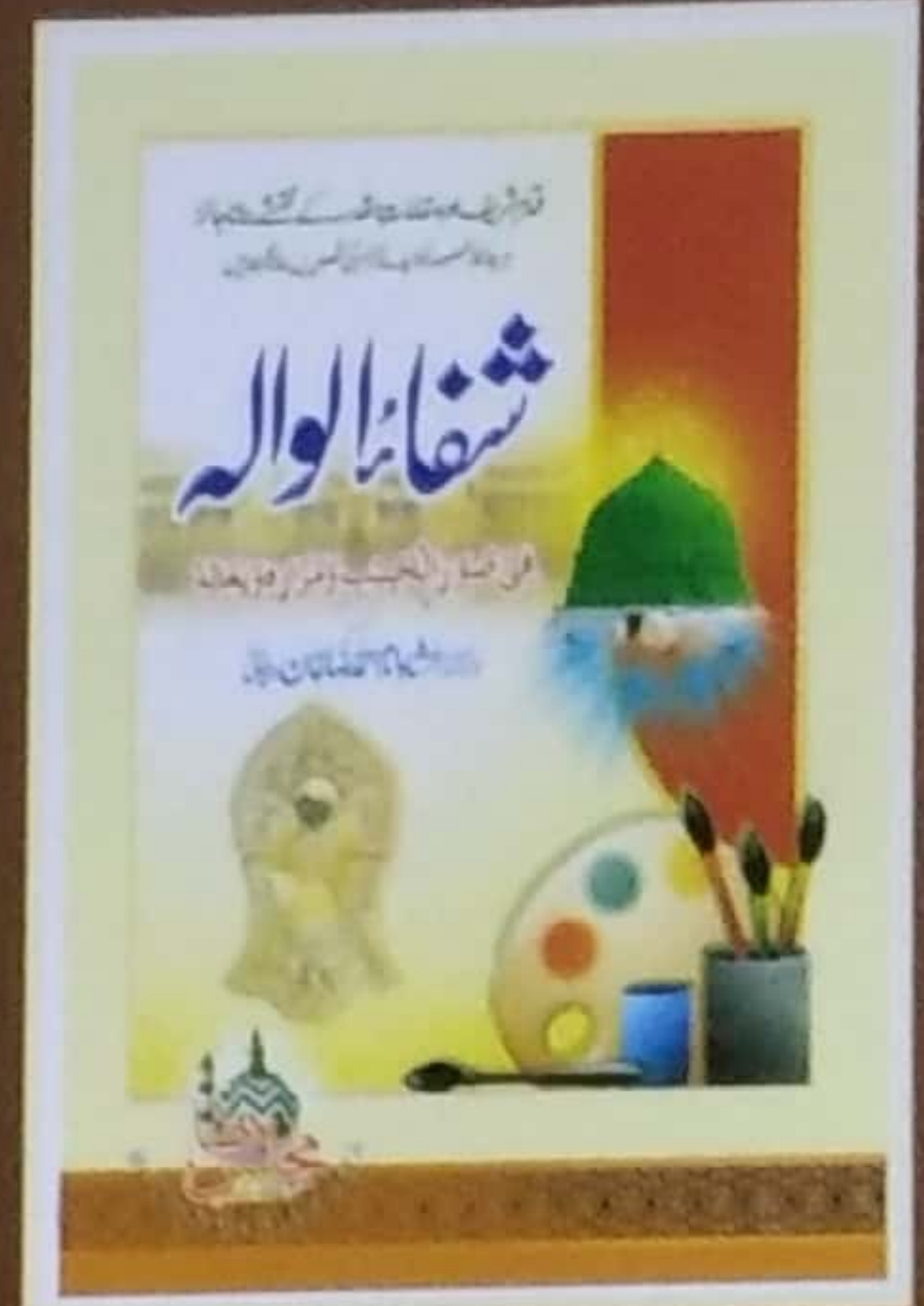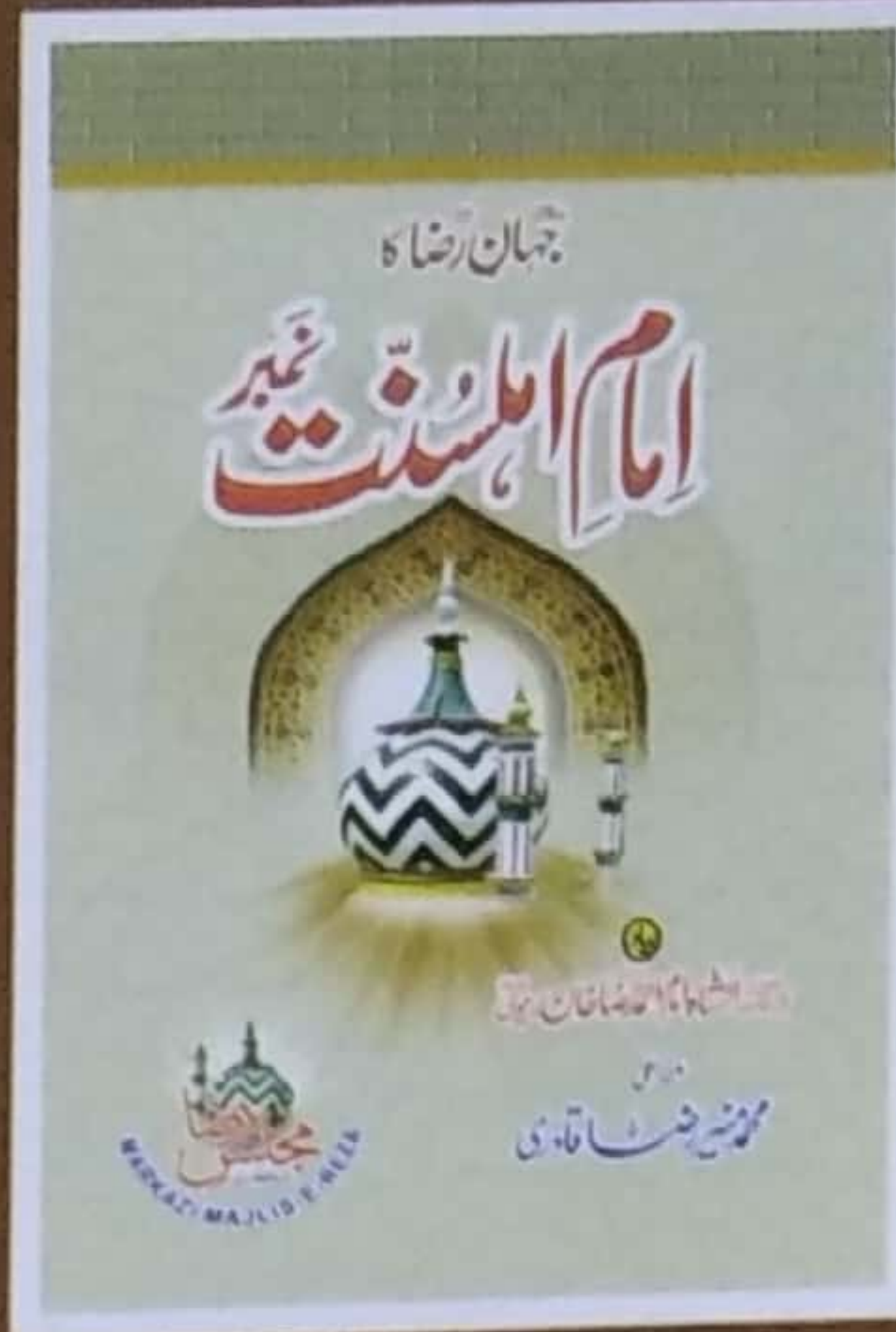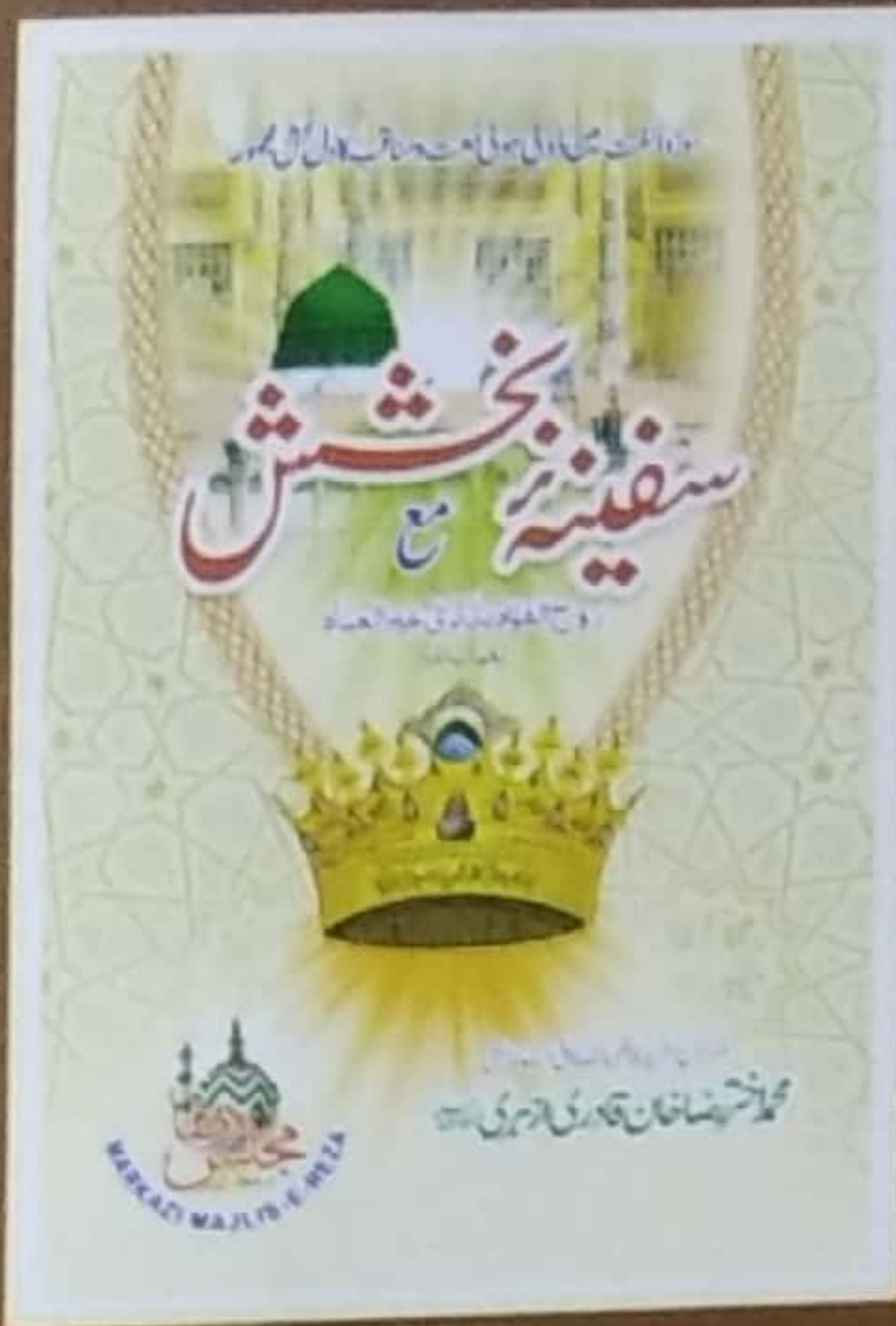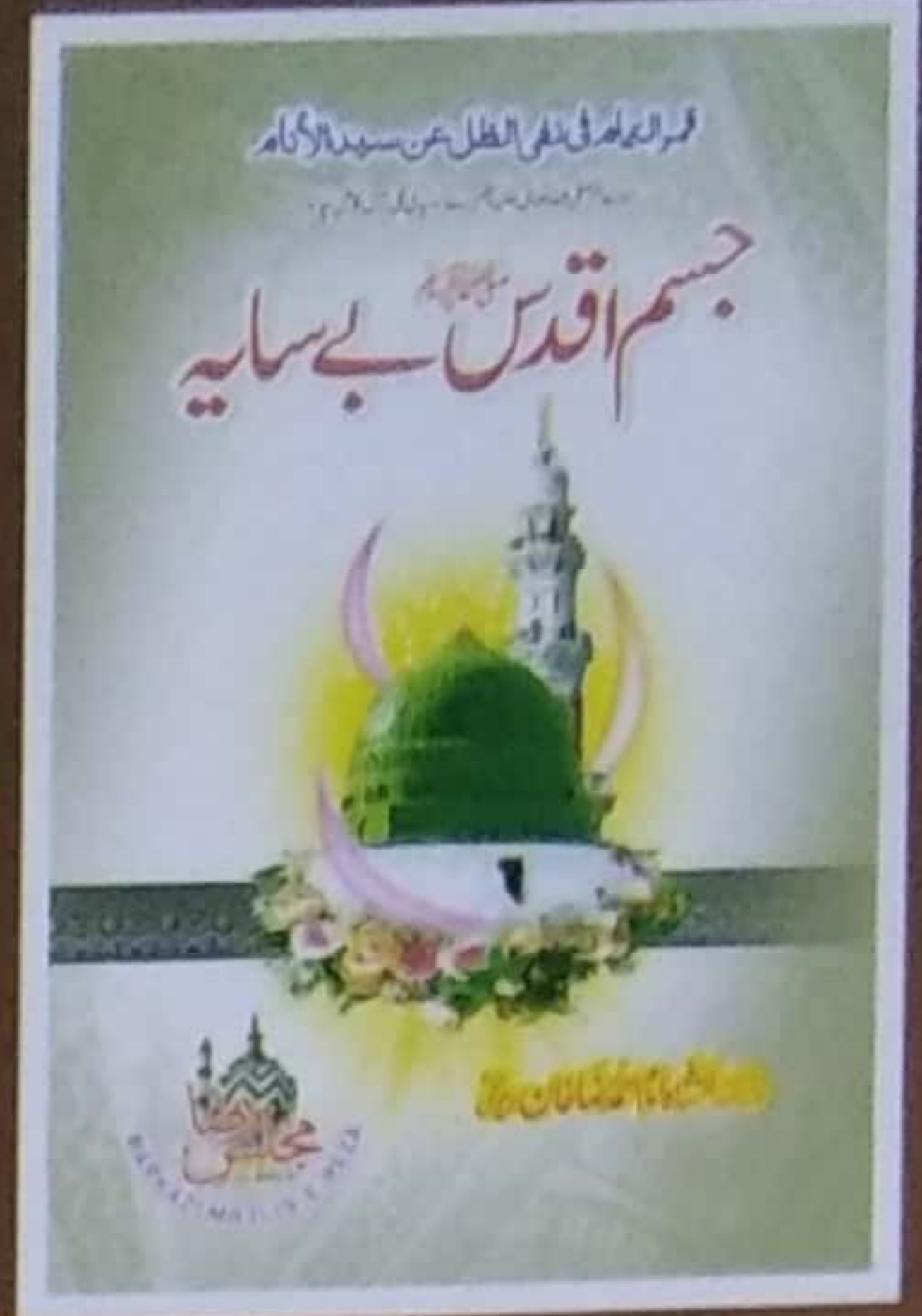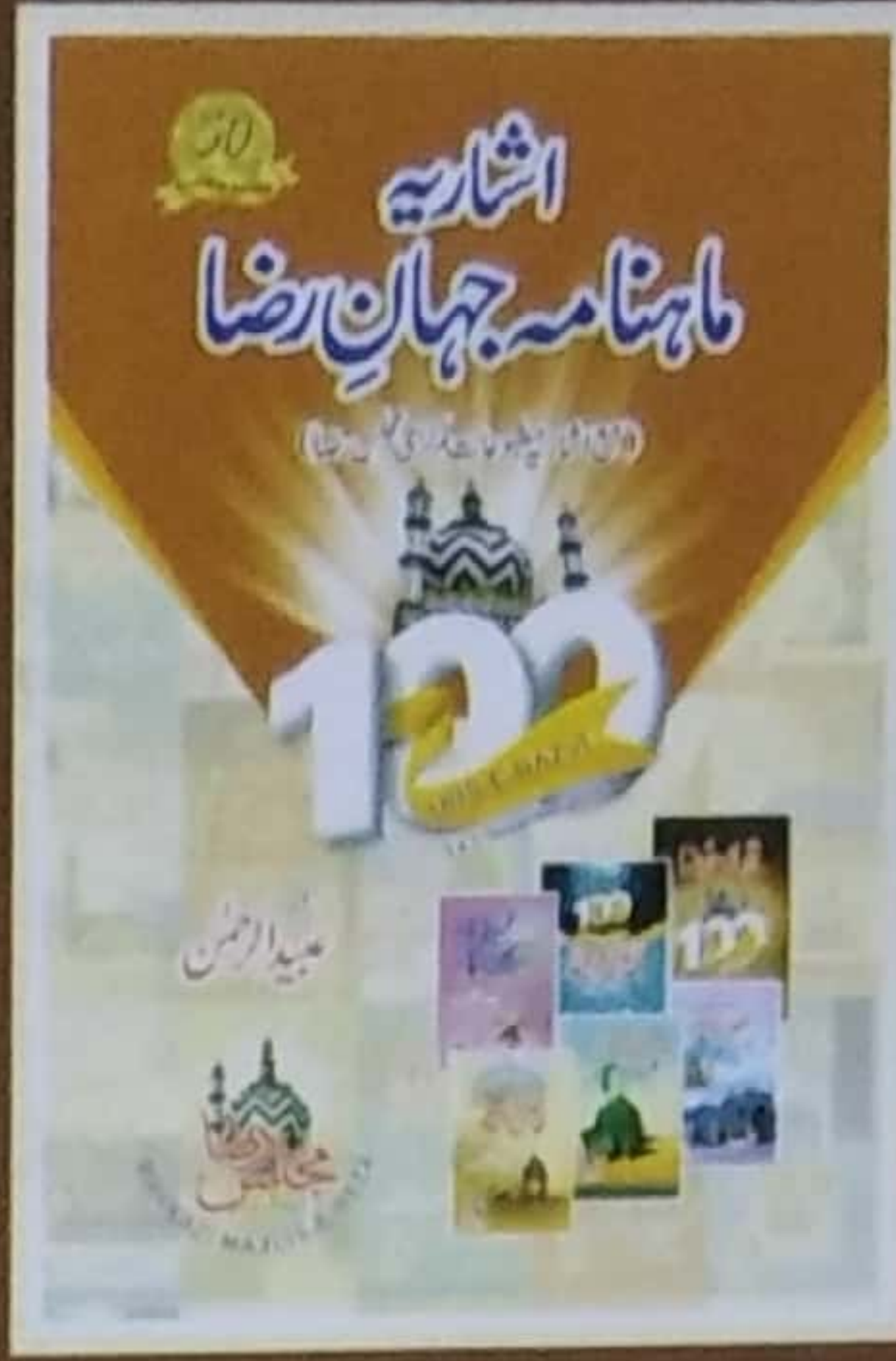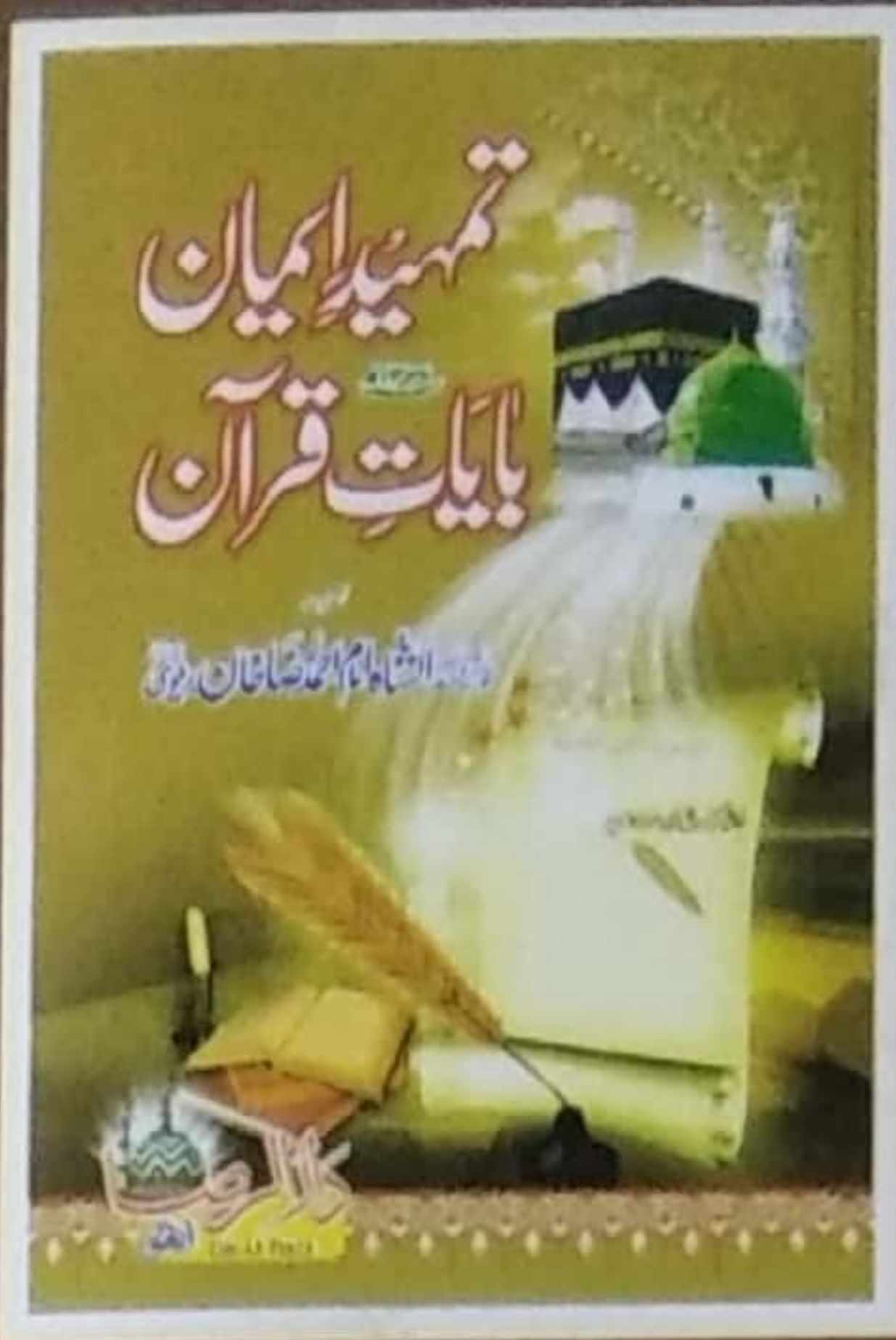
مسلم کتابوی
داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ، لاہور
042-37225605
Email:muslimkitabevi@gmail.com